میرؔ وسوداؔ اور غالبؔ سے موازنہ کر کے تغزل میں خواجہ کی انفرادیت کی نشاندہی کی گئی ہے۔ کتاب کا آخری باب خواجہ کے مخصوص تلامذہ کے ذکر کے لیے وقف ہے۔ آخر میں کتابیات کے زیر عنوان اردو فارسی، عربی اور انگریزی کی ان کتابوں اور مجلات کی بہت طویل فہرست ہے جن سے اس کتاب کی ترتیب وتالیف میں مدد لی گئی ہے غرض کہ علمی، ادبی اور فنی حیثیت سے کتاب بڑی قابل قدر اور لائق مطالعہ ہے زبان بڑی شستہ اور شگفتہ ہے اور اس امر کا اعتراف ضروری ہے کہ ترقی پسند ادیب اور نقاد ہونے کے باوجود موصوف نے شریعت وطریقت کے سنگلاخ مضامین پر گفتگو میں لب ولہجہ بھی متین وسنجیدہ اور محتاط رکھا ہے۔ جو یقیناً استاد مکرم کا فیض صحبت واثر ہے افسوس ہے اتنی اچھی کتاب میں کتابت وطباعت کی غلطیاں کثرت سے رہ گئی ہیں اور بعض غلطیاں بڑی فاحش ہیں مثلاً صفحہ ۲۱۰ پر آخری سطر سے پہلی سطر میں "لیس اولا لحستی" جو ارشاد نبوی ہے اس کے بجائے "لیس وا ولا تفنس دا" اور پھر کوئی صحت نامہ بھی منسلک نہیں ہے۔

رویت ہلال کا مسئلہ از مولانا محمد برہان الدین سنبھلی تقطیع متوسط ضخامت ۱۲۴ صفحات کتابت وطباعت اعلیٰ۔ قیمت -/۳ پتہ: مجلس تحقیقات شرعیہ ندوۃ العلماء لکھنؤ۔

یہ درحقیقت وہی مقالہ ہے جو برہان کی تین اشاعتوں میں مسلسل نکلتا رہا ہے اب چند اضافوں کے ساتھ اسے کتابی شکل میں مولانا سید ابوالحسن علی کے مقدمہ کے ساتھ بڑے اہتمام سے چھاپ دیا گیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ موضوع بحث سے متعلق کوئی پہلو اور گوشہ نہیں ہے جس پر اس میں مفصل اور مبسوط گفتگو قرآن وحدیث اور فقہ کی روشنی میں نہ کی گئی ہو۔ چنانچہ ریڈیو، ٹیلیفون، خبر مستفیض ٹیلیگرام، وائرلیس شہادت اور اختلاف مطالع وغیرہ ان سب پر دلائل وبراہین اور شواہد ونظائر کی روشنی میں جامع اور سیر حاصل کلام کیا گیا ہے اور اس بنا پر رویت ہلال کے مسئلہ پر